چوتھا دیوبندی دجل

مصنف "سیف رحمانی" رقمطراز ہے "تکفیری افسانہ" ص۳۱ پر بعنوان مولوی احمد علی لاہوری کا عقیدہ" لکھتا ہے "سنو میں کیا کہتا ہوں اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ، گنگا رام رکھو نماز پنجگانہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض ہے تو کر کے آؤ۔ روزے رمضان کے تیسوں رکھو۔ میں فتویٰ دیتا ہوں تم پکے مسلمان ہو۔"

(خدام الدین شیخ التفسیر نمبر)

دیوبندی تاویل :۔ مولانا احمد علی لاہوری نے تو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ لا الٰہ الا اللہ

محمد رسول اللہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج و زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے نام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ (الخ "سیف رحمانی" ص۳۰)

جواب:۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ مولوی احمد علی لاہوری کی اصل عبارت میں کلمہ شریف کے الفاظ دکھا دیں تو ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ نیز دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی احمد علی صاحب شارع نہیں ہیں وہ کون سے ضابطۂ شریعت سے مادھو سنگھ اور گنگا رام نام رکھنے کی اجازت دے رہے ہیں، کیا حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مشرکانہ نام رکھنے کی مخالفت نہیں فرمائی؟ کیا اسلام میں غیر اسلامی ناموں کی ممانعت کا حکم نہیں؟ احمد علی صاحب کون ہوتے ہیں، مادھو سنگھ اور گنگا رام نام رکھنے کی اجازت دینے والے؟ شاید اسی لئے دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری نے دیناج پور جیل میں اپنا نام پنڈت کرپارام برہمچاری رکھ لیا تھا۔ (کتاب "عطاء اللہ بخاری" ص۸)

چلو اگر مادھو سنگھ اور گنگا رام نام ناجائز نہیں ہیں تو آج سے ہم بھی ملاں یوسف رحمانی کو مولوی گنگا رام کہا کریں گے۔

تاویل، مولوی گنگا رام صاحب نے "سیف رحمانی" ص۱۲ پر تضاد کی دوسری عبارت "اگر کوئی اپنا نام محمد دین، عبداللہ، جان، اللہ رکھا، محمد جان رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے، حج فرض ہے تو نہ کر کے آئے۔ روزہ ایک نہ رکھے، زکوٰۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ ہذا کافر حق کہ یہ پکا کافر ہے۔"

("تکفیری افسانہ" ص۳۱ "خدام الدین" ۲۲ فروری ۱۹۶۳ء ص۴۲)

اس کی تاویل میں مولوی گنگا رام صاحب یوں کرتے ہیں فرائض واجبات کا منکر بھی اگر کافر نہیں تو پھر من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر الحدیث کا کیا مطلب ہے؟ اور مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اعلان جنگ کیوں فرمایا؟

جواب: اس کا جواب تو مولوی گنگا رام نے خود دے دیا وہ خود لکھتا ہے کہ فرائض و

واجبات کا منکر اگر کافر نہیں۔ تو من ترك الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر الحدیث کا کیا مطلب ہے جواباً عرض ہے کہ گنگارام صاحب کو معلوم ہو کہ مطلب یہی ہے جو آپ نے بیان کیا یعنی فرائض نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا منکر کافر ہے۔ غفلت ولاپرواہی سے چھوڑنے والا نہیں۔ یہاں ترک سے مراد انکار فرضیت ہوگا۔ اور فرضیت کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ اسی طرح مولوی گنگارام نے بھی یہ تسلیم کیا ہے، مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ فرمایا۔ یہاں مانعین و منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنا گنگارام خود تسلیم کرتا ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں وہ شدید گنہگار ہیں کافر نہیں ورنہ مولوی گنگارام کو بھی چاہیئے اپنی دیوبندی فوج کے تین کانے لیکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اتباع میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کردے، دیوبندی جاہل ملاں گنگارام کو جاننا چاہیئے کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ فرائض کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر بے دین ہے۔ ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا شدید گنہگار ہے کافر نہیں، بے عمل کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

مفتی دیوبند کا فتویٰ مولوی گنگارام کے مرکز مدرسہ دیوبند کے مفتی مہدی حسن اپنے ۶/۱۹۷۰ء کے ایک فتویٰ میں مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی کے متعلق لکھتے ہیں ...... "ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں۔" (تحریک مودودیت اپنے اصلی رنگ میں ص ۳۲)۔ اس فتویٰ پر مفتی اعزاز علی امروہی کے دستخط اور مدرسہ دیوبند کے دارالافتاء کی مہر بھی ثبت ہے لیکن اس کے باوجود مولوی گنگارام بے عمل مسلمانوں کو کافر ہی سمجھے تو پھر وہ روزہ توڑنے والے پر بھی کفر کا فتویٰ دے۔

بانی مدرسہ دیوبند مولوی گنگارام کی زد میں، حکایت ۳۷۳)

"حضرت (نانوتوی) احاطہ مسجد میں ہولے بھنے ہوئے تناول فرما رہے تھے۔

(مولوی رفیع الدین سے) فرمایا کہ "آئیے مولانا" میں (مولوی رفیع الدین) نے عرض کیا "حضرت میرا تو روزہ ہے" تھوڑی دیر تامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ "آئیے مولانا" میں فوراً بلا تامل کھانے بیٹھ گیا۔ حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی، افطار کا وقت قریب تھا۔ حضرت (نانوتوی) نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ اس (روزہ) سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا۔!"

("ارواح ثلثہ" ص ۳۷۹)

اب مولوی گنگارام کو چاہیئے کہ فوراً بانیٔ مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رفیع الدین دیوبندی پر بھی فتویٰ کفر لگا دے اور جلدی کرے۔

پانچواں دیوبندی دجل:- ہم نے "تکفیری افسانہ" ص ۳۳ پر لکھا تھا۔ وہ (مولوی احمد علی لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے۔ لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے ...... اور بدعت پھیلانے والے کو معاف نہیں فرماتے تھے۔ ("خدام الدین" لاہور)

اس کے تضاد میں مولوی احمد علی صاحب کا عمل ہم نے یوں پیش کیا تھا" اہل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت"۔ ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی (غیر مقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی۔ حضرت (مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے۔ مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات (بریلوی) بعد میں تشریف لائے۔ حضرت شیخ ہر دو اصحاب کے لئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگالیا۔ ("خدام الدین" ۸ مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۴)

اس سے ہم نے دیوبندی قول و فعل کا تضاد یوں ثابت کیا تھا کہ جن کو وہ خود مشرک و بدعتی سمجھتے ہیں ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔
.... ان کے لئے قیام کرتے اور ان کو گلے لگاتے ہیں۔ اس پر دیوبندی تاویل ملاحظہ ہو۔

مولوی گنگارام کی تاویل

"سیف رحمانی کا جاہل مصنف لکھتا ہے۔

(۱) ملاں محمد حسن علی الرضوی نے اپنے اعلیٰحضرت کی سنت ادا کرتے ہوئے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا نعرہ لگاتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ واقعی طور پر مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی ہیں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو اپنے گلے لگایا۔ اپنی چادر بچھائیں؟

(۳) مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضاخانی نہ تھے...... اگر کوئی شخص خود چل کر معافی لینے آجائے تو پھر وہ قابل معافی ہے یا کہ نہیں؟" ("سیف رحمانی" ص۳۲)

جواب

نام نہاد مناظر اسلام گنگارام کی مت ماری گئی ہے ہم نے مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ کو معاذاللہ کب مشرک و بدعتی لکھا۔ یہ اس کا شیطانی مغالطہ اور ابلیسی دھوکہ ہے۔

(۱) ہم نے اپنی طرف سے ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ خود علماء اہل سنت کو مشرک بدعتی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اکابر اہلسنت ہی میں سے ایک بزرگ علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری نے قیام کیا۔ ان کو گلے لگایا۔ اگر وہ فی الواقع مشرک و بدعتی تھے تو ان کے لئے کیوں قیام کیا۔ اُن کو کیوں گلے لگایا۔ مشرکین کے لئے تو "قرآن عظیم" میں صاف ارشاد ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں)۔ اگر معاذاللہ مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک بدعتی تھے، اُن کے عقائد (علم غیب حاضر و ناظر وغیرہ) شرکیہ عقائد تھے۔ تو ان کو کون سے ضابطہ شرعی سے گلے لگایا؟ اور مودودی صاحب کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور عطاء اللہ بخاری نے تیس "دجالوں میں سے ایک اور اُن کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین قرار دے کہ کس طرح ان کو گلے لگایا۔ کس طرح ان کے لئے قیام کیا۔ اور کس طرح تیس" دجالوں میں سے ایک سے گلے مل گئے؟

کیا دیوبندی شیخ التفسیر دجّالوں کی تعظیم اور اُن کو گلے لگانے اور ان کا استقبال کرنے کے لئے پیدا کئے گئے تھے؟ جن کو وُہ خُود مشرک اور دجّال کہتے ہیں۔ ان کی تعظیم کا کیا مطلب؟

(۲) باقی رہا نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے چادریں بچھائیں تو حضور سرکار رسالت رحمۃ العالمین نبی غیب دان تھے۔ حضور جانتے تھے آپ کے حُسنِ اخلاق کا کفّار مشرکین پر کیا اثر پڑے گا اور کون کون ایمان لانے والے ہیں۔ اور کب تک ایمان لانے والے ہیں۔ اگر دیوبندی جاہل مصنّف و مناظر گنگارام اس پر اصرار کرے کہ مُشرکین کی تعظیم کرنا صحیح ہے۔ تو وُہ خُود بتائے کہ پھر مولوی احمد علی لاہوری صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ وہ خدا کی ذات وصفات میں شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف

کہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے چلے جاؤ۔ آخرت تو کیا دنیا کی شرم بھی محسوس نہ کرو۔

مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ

دیوبندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری کا نماز روزہ نہ کرنے والے گنہگار شخص پر فتویٰ کفر

ہم نے "خدام الدین" لاہور ۲۲۔ فروری ۱۹۶۳ء صد ۴۲ سے "تکفیری افسانہ" میں نقل کیا تھا جیسا کہ گذشتہ اوراق پر عرض کیا گیا ہے کہ مولوی یوسف رحمانی صاحب نے اپنی "سیف" میں اپنے شیخ التفسیر کے اس قول کی تائید کی ملاحظہ ہو "سیف" صد ۱۲۷ اس پر یہاں سے مولوی یوسف رحمانی صاحب کے استاذ شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب کو مندرجہ ذیل استفتاء ارسال کیا گیا سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

۷۶ء - از میلسی - ۴/۲۹ ۳۰ جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب

ایک استفتاء حاضر خدمت ہے ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔ عنایت ہوگی۔

استفتاء :- (۱) جو مسلمان اپنی غفلت یا کوتاہی کے باعث نماز روزہ ادا نہ کر سکے۔ حج فرض ہے نہ کر سکے لیکن ان احکام کی فرضیت کا انکار بھی نہ کرتا ہو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں ؟

(۲) جو شخص (مولوی احمد علی لاہوری و مولوی یوسف رحمانی) ایسے شخص کو کافر قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے ؟

مشتاق احمد اظہر میلسی

جواب :- احکام شرعیہ کے انکار سے کُفر لازم آتا ہے اگر انکار نہیں کرتا لیکن اعمال میں کوتاہی ہے اگرچہ سخت مُجرم ہے لیکن کافر نہیں ہوگا۔

لاشیٔ دعاگو غلام اللہ ۴/۷۶ء

اَب ملّاں یوسف رحمانی خُود بتائے کہ اس کو اپنے "شیخ التفسیر" مولوی احمد علی صاحب

لاہوری کا فتویٰ کفر عزیز ہے یا اپنے "شیخ القرآن" مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ عدم تکفیر عزیز ہے؟۔ ان دونوں میں جھوٹا کون ہے؟۔ اور یہ کہ ہمارا موقف کہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔ دیوبندیوں کے گھر سے ثابت ہے یا نہیں؟

اس مقام پر قارئین کرام کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے سائل دیوبندی "شیخ القرآن" سے اپنے استفتاء میں استدعا کر رہا ہے کہ ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔ لیکن شیخ القرآن زبانی وخیالی باتوں سے سائل کو ٹال رہے ہیں یہ ہے ان کا علمی حدود اربعہ اور استفتاء میں مذکور سوال نمبر ۲ جو شخص ایسے شخص کو کافر قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ کو "شیخ القرآن" صاحب بڑی صفائی سے کاٹ گئے اور صاف نہیں کہا کہ وہ مکفر ہے اُس کو اپنے فتویٰ سے رجوع اور توبہ کرنی چاہیے۔

الوداعی معروضات

آخر میں ہم اربابِ علم ودانش اور متلاشیانِ حق وانصاف سے عرض کریں گے کہ وہ زیرِ نظر کتاب اور جس کا یہ رد ہے لیکر بیٹھ جائیں۔ فریقین کے دلائل وحوالہ جات کا بالغ نظری کے ساتھ جائزہ لیں تو خود کو صراطِ مستقیم پر پائیں گے۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے نام نہاد "سیف رحمانی" کی ہر بات کا جواب دیا ہے اور ہرگز دفع الوقتی سے کام نہیں لیا حق وانصاف کو مدنظر رکھا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں ہمیں مرنا ہے خالق حقیقی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے قبر وحشر وصراط ہمارے پیشِ نظر ہیں۔ دیدہ ودانستہ الزام تراشی ومغالطہ آمیزی خواہ بدترین دشمن کے خلاف ہو ہمارے نزدیک سنگین ترین جرم ہے۔ ہم اکابر دیوبند سے بالعموم اور "سیف رحمانی" کے مصنّف سے بالخصوص اپیل کریں گے کہ وہ حقیقت پسندی سے کام لیں دُنیا چند روزہ ہے مسائل کا اختلاف اپنی جگہ کم ازکم اس بات کا خیال واحساس کریں کہ بالخصوص جو لوگ دین ومذہب کے "علمبردار ومبلغ" کہلاتے ہیں انہیں محض اپنی بات بالا کرنے کے لئے جوڑ توڑ والزام تراشی سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے۔ ہماری بات میں تلخی اور تیزی ممکن ہے لیکن بحمدہٖ ہم نے الزام تراشی،

بہتان پردازی سے کام نہیں لیا وہمی خیالی اور ہوائی باتوں کی بجائے اپنے ہر دعویٰ پر دلیل پیش کی ہے ہر بات کا حوالہ نقل کیا ہے منصف مزاج مہذب قارئین کرام کو یہ بات بالخصوص ملحوظ خاطر رہے کہ زیر نظر کتاب ایک جوابی کتاب ہے ایک ردِّ عمل ہے۔ اور ردِّ عمل میں تلخی و تیزی ہونا ایک فطرتی امر ہے ہمارے مخاطب "سیفِ رحمانی" کے مصنف نے "تکفیری افسانہ" کے ۴۸ تضادات میں سے بشکل ۵ تضادات کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی تھی لیکن ہم نے بفضلہ تعالیٰ ہر بات کا حرفاً حرفاً جواب دیا ہے اور حوالہ جات نقل کئے ہیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں بات کا جواب رہ گیا ہے یا فلاں بات کا بلا ثبوت و بغیر حوالہ جواب ہے۔ ہم مولوی یوسف صاحب اور اس کے اکابر سے بھی یہی عرض کریں گے کہ وہ ایسا ہی مدلل و بحوالہ جواب لائیں اور اپنے جواب میں ایسی زبان استعمال کریں جو ہمارے جواب کی صورت میں اُن کے لئے رنج و ملال کا باعث نہ بنے۔ ہمارے مخالفین و معاندین خوفِ خدا اور آخرت کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کریں۔ اور اگر ہمارا جواب فی الواقعہ حق و انصاف پر مبنی ہے تو قبول حق میں عار نہ سمجھیں اور اور اگر ان کے نزدیک ہمارا یہ جواب واقعی ناتمام ہے تو پھر اس کا مدلل و مہذب جواب لائیں اور وہمی خیالی باتوں پر انحصار نہ کریں جو دعویٰ کریں اس کی دلیل ضرور پیش کریں۔ اہل دیوبند میں سے اگر کوئی منصف مزاج اپنے اکابر کی اصل کتب دیکھنا چاہیں بلا تکلف تشریف لاکر دیکھ سکتے ہیں۔ حوالہ جات کی مطابقت کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم قارئین کرام کو یہ بشارت دینے میں فرحت محسوس کرتے ہیں کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب اہل دیوبند کی ایک اور پُر فریب کتاب کا مدلل و مسکت جواب آپ تک پہنچے گا جس پر ہفت روزہ "خدام الدین" لاہور متعدد بار دل آزار تبصرہ کر چکا ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو مذہب حق مذہب مہذب